مباحثِ 'نہی' فقہاء و متکلمین کی کتبِ اصول میں

——— جناب انوار حسین

'نہی' کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

لغت میں 'نہی' کے معنیٰ منع کرنے اور روکنے کے ہیں۔ اصول فقہ میں 'نہی' خاص کی اقسام میں سے ہے۔ علامہ عبدالعزیز بخاریؒ نے نہی کی تعریف یوں بیان کی ہے:

النہی فی اللغۃ المنع و منہ النہیۃ للعقل، لانہ مانع عن القبیح۔ [۱]

لغت میں نہی کے معنی روکنے کے ہیں۔ اسی سے عقل کو 'النہیۃ' کہا جاتا ہے، اس لیے کہ وہ قبیحات سے روکتی ہے۔

انھوں نے 'نہی' کی بعض دوسری تعریفات بھی نقل کی ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں:

ھو استدعاء ترک الفعل بالقول ممن ھو دونہ، وقیل ھو قول القائل لغیرہ لا تفعل علی جھۃ الاستعلاء، وقیل ھو اقتضاء کف عن فعل علی جھۃ الاستعلاء۔ [۲]

بذریعہ قول کسی سے ترک فعل کی استدعا کرنا 'نہی' کہلاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ علی سبیل الاستعلاء قائل کا اپنے غیر سے 'لاتفعل' کہنا نہی ہے، جب کہ دوسرے قول کے مطابق علی سبیل الاستعلاء فعل سے باز رہنے کا مطالبہ کرنا نہی کہلاتا ہے۔

علامہ سرخسیؒ نے نہی کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

النہی لطلب مقتضی الامتناع عن الایجاد علی أبلغ الوجوہ مع بقاء اختیار للمخاطب فیہ و ذلک بوجوب الانتہاء۔ [۳]

بہترین انداز میں کسی کام کو کرنے سے روکنے کا مطالبہ کرنا ’نہی‘ کہلاتا ہے، باوجود اس کے کہ مخاطب کے لیے اس کام کے کرنے کا اختیار باقی ہو اور یہ نہی ترکِ فعل کے لزوم کو ثابت کرتی ہے۔

علماء اصول کی اصطلاح میں نہی کے معنیٰ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر دوسرے کو ’لاتفعل‘ کہنا ہے۔ ’لاتفعل‘ سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ مراد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ صیغہ مراد ہے جو ’کف‘ پر دلالت کرے۔ صیغۂ امر کی طرح صیغۂ نہی بھی خاص ہے، کیوں کہ صیغۂ نہی ایسا لفظ ہے جو معنیٰ معلوم یعنی تحریم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

امام قرافیؒ نہی کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں:

هو اللفظ الموضوع لطلب الترک طلباً جازماً۔ ۴

وہ لفظ جو لازمی طور پر ترک کا مطالبہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

امام غزالیؒ نے نہی کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

النهی هو القول المقتضی ترک الفعل۔ ۵

نہی وہ قول ہے جو فعل کو ترک کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

پس امر کی طرح نہی بھی خاص ہے، کیوں کہ صیغۂ نہی معنیٰ معلوم کے لیے وضع کیا جاتا ہے۔ اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے غیر کو ’لاتفعل‘ کہنا نہی کے زمرہ میں شامل ہے۔

طلبِ کف پر دلالت کے صیغے

طلبِ کف، یعنی عدم مطالبۂ فعل کے صیغہ کی کئی شکلیں ہیں:

فعل نہی ہو۔ زیادہ تر یہی صیغہ استعمال ہوتا ہے، جیسے:

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ ☐ نَكُم بِالْبَاطِلِ (البقرۃ: ۱۸۸)

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

امر کا صیغہ، جو طلبِ کف پر دلالت کرے، جیسے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔ (الحج: ۵۷)

تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔
نہی کا مادہ استعمال کیا گیا ہو، اگرچہ فعل نہی کا صیغہ نہ ہو:
وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ۔ (النحل:۹۰)
اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔
جملہ خبریہ ہو، لیکن حرمت کا ذکر ہو، یا حلت کی نفی ہو، جیسے:
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ اللاَّتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُم۔ (النسائی ۲۳:)
تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کردی گئی ہیں۔

فعل نہی کا استعمال

فعل امر کی طرح فعل 'نہی' کا استعمال بھی ایک سے زائد معنوں میں ہوتا ہے۔مثلاً تحریم کے لیے، نصیحت کے لیے، شفقت کے اظہار کے لیے، کراہت کے لیے اور انجام وغیرہ کے بیان کے لیے۔کشف الاسرار میں فعل نہی کے استعمال کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

ثم صيغة النهي وان كانت مترددة بين التحريم كقوله تعالى:وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى (الاسراء ۳۲:) والكراهة كقوله تعالى :وَذَرُوا الْبَيْعَ (الجمعۃ ۹:) إذ معناه ولا تبايعوا، والتحقير كقوله تعالى :وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْک (طٰہ ۱۳۱:) الآية، وبيان العاقبة كقوله تعالى:وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً (ابراہیم ۴۲:) والدعاء كقول الداعي :لا تكلني الى نفسي، والتأسي كقوله تعالى:لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْم (التحریم ۷:) والإرشاد كقوله تعالى:لاَ تَسْأَلُواْ عَنْ أَشْيَاءَ (المائدۃ ۱۰۱:)

والشفقة کقوله علیه السلام "لا تتخذوا الدواب کراسی" فهی مجاز فی غیر التحریم والکراهة بالاتفاق۔[۶]

نہی کا صیغہ ان معانی متعددہ کا احتمال رکھتا ہے: تحریم کا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (زنا کے قریب نہ جاؤ) کراہیت کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (نماز جمعہ کے وقت خرید و فروخت چھوڑ دو) تحقیر کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (دنیاوی شان وشوکت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو) انجام کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اللہ کو غافل نہ سمجھو) دعا کا، جیسا کہ دعا کرنے والا کہتا ہے (مجھے بے یار مددگار نہ چھوڑ) مایوسی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آج عذر پیش نہ کرو) نصیحت کے لیے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے (ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو) شفقت، جیسے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے (جانوروں کو کرسی نہ بناؤ) ۔ نہی کا استعمال تحریم اور کراہت کے علاوہ مجازی معنی میں بھی ہوتا ہے۔

فعل نہی کا حقیقی استعمال

جمہور فقہاء کے نزدیک 'نہی' کا استعمال تحریم میں حقیقی معنیٰ میں ہوتا ہے ۔ بعض کے نزدیک کراہت میں اس کا معنی حقیقی ہوتا ہے۔بعض کے نزدیک دونوں میں اس کا معنی حقیقی ہے۔علامہ عبدالعزیز بخاریؒ تحریر کرتے ہیں:

مقتضی النهی شرعا قبح المنهی عنه، کما ان مقتضی الامر حسن المأمور به،لان الحکیم لاینهی عن فعل الالقبحه، کما لا یأمر بشیء الا لحسنه، قال تعالی :وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ(النحل۹۰:) فکان القبح من مقتضیاته شرعاً لالغةً۔[۷]

نہی کا اقتضاء منہی عنہ کی شرعی اعتبار سے قباحت ہے، جیسا کہ امر کا مقتضی مامور کام کا حسن ہے، کیوں کہ حکیم ذات کسی فعل سے اس کی

قباحت کی وجہ سے ہی منع نہیں کرتی ہے۔اسی طرح وہ کسی چیز کا حکم اس کے حسن کی وجہ سے ہی دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(وہ فحش باتوں اور غلط کاموں سے روکتا ہے) گویا جس چیز سے منع کیا جائے اس میں قبح شرعی اعتبار سے ہوگا نہ کہ لغوی اعتبار سے۔

اصول الشاشی ۸؎ اور نور الانوار ۹؎ میں بھی فعل نہی کا حقیقی استعمال تحریم کے لیے ہی ذکر ہوا ہے۔ مالکی فقیہ امام قرافیؒ لکھتے ہیں:

النھی عندنا للتحریم۔۱۰؎

نہی ہمارے نزدیک تحریم کے لیے ہے۔

حاصل یہ کہ جمہور فقہاء کے نزدیک 'نہی' کا استعمال تحریم پر دلالت کے لیے ہوتا ہے۔

نہی کی اقسام

علماء اصول نے نہی کی دو اقسام ذکر کی ہیں۔مصنف اصول الشاشیؒ لکھتے ہیں:

النھی نوعان:نھی عن الأفعال الحسیة، کالزنا وشرب الخمر والکذب والظلم، ونھی عن التصرفات الشرعیة، کالنھی عن الصوم فی یوم النحر والصلوۃ فی الأوقات المکروھة وبیع الدرھم بالدرھمین۔۱۱؎

''نہی کی دو قسمیں ہیں:ایک افعال حسیہ سے نہی، جیسے زنا،شراب نوشی، جھوٹ اور ظلم۔ دوم تصرفات شرعیہ سے نہی، جیسے یوم نحر میں روزے سے نہی، اوقات مکروہ میں نماز سے نہی اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض بیچنے کی نہی۔''

نورالانوار میں بھی یہی تقسیم بیان ہوئی ہے۔ شارح نورالانوار افعال حسیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''افعال حسیہ سے مراد یہ ہے کہ ان افعال کے معانی، ورودِ شرع سے پہلے ہی سے ہوں اور ہنوز اپنے حال پر باقی ہوں۔شریعت کی وجہ سے

ان میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوا ہو، جیسے قتل ، زنا اور شراب نوشی وغیرہ۔'' ۱۲؎

ابن حبیب الحلبی نے بھی انہی دو اقسام کا تذکرہ کیا ہے:

النهى عن الأفعال الحسية من الأول وعن الشرعية من الثاني۔ ۱۳؎

نہی کی دو قسمیں ہیں: ایک افعال حسیہ سے نہی اور دوسری افعال شرعیہ سے نہی۔

نہی اور صفتِ قبح

نہی میں صفت قبح کبھی عین میں پائی جاتی ہے اور کبھی معنی غیرہ میں۔ اس کی وضاحت درج ذیل ہے:

النهى ينقسم فى صفة القبح كالأمر فى الحسن الأول ماقبح لمعنى فى عينه وضعاً او شرعاً والثانى ماقبح لمعنى فى غيره وصفاً ومجاوراً۔ ۱۴؎

''نہی میں قبح کی صفت پائی جاتی ہے، جس طرح امر میں حسن کی صفت پائی جاتی ہے: پہلا یعنی عین میں قبح پایا جانا۔ یہ یا تو وضعی ہوتا ہے یا شرعی۔ دوسرا معنی فی غیرہ میں قبح کا پایا جانا۔ یہ یا تو صفتاً ہوتا ہے یا مجاوراً۔''

اس عبارت کا مقصد یہ ہے کہ شارع جس چیز سے منع کرتا ہے، اس میں قبح یا تو عین میں موجود ہوگا یا معنی میں۔ اگر قبح عین میں موجود ہو تو اس کی دو اقسام ہیں: اول وضعی اور دوسری شرعی۔

وضعی کی مثال کفر ہے، یعنی کفر میں قبح کی صفت وضعاً پائی جاتی ہے، اسی لیے کافر کو جب کافر کہا جائے تو وہ چیخ اٹھتا ہے اور جدید متجددین کافر کے بجائے غیر مسلم کا لفظ استعمال کرتے ہیں، تاکہ ان کی طبیعت پر گراں نہ گزرے۔

شرعی کی مثال محدث (حدث کا شکار ہونے والے) کی نماز ہے، یعنی اس میں وضعاً قباحت نہیں، مگر شرعاً قباحت موجود ہے۔ اس میں اہلیتِ ادا متاثر ہوتی ہے۔

'قبح لمعنی فی غیرہ' کی دو اقسام صفتاً اور مجاوراً بیان کی گئی ہیں۔ ان کی وضاحت درج ذیل ہے:

صفتاً کی مثال یوم النحر میں روزہ رکھنا ہے۔ روزہ رکھنا اپنی ذات میں اچھا فعل ہے، لیکن عید والے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ اگر کوئی رکھ لے تو روزہ نہیں ہوگا۔

مجاوراً کی مثال یہ ہے کہ جمعہ کے دن اذانِ جمعہ کے وقت اور اس کے بعد بیع سے روکا گیا ہے اور سعی للجمعۃ کی ترغیب دی گئی ہے، البتہ نماز جمعہ کے بعد بیع میں مشغول ہوجانے کی اجازت ہے۔ لہٰذا بیع اپنی ذات میں منع نہیں، لیکن مجاوراً منع ہے۔

نورالانوار کے مصنف لکھتے ہیں:

انہ یقتضی صفۃ القبح للمنھی عنہ۔ ۱۵؎

نہی منہی عنہ کے لیے صفت قبح کا تقاضا کرتی ہے۔

نورالانوار میں بھی نہی کی یہی تقسیم کی گئی ہے۔ غرض یہ کہ فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اس بات پر اتفاق ہے کہ شارع نے کسی فعل سے اس لیے منع کیا ہے کہ وہ فعل قبیح ہے، یعنی جو قبح نفس الامر میں موجود ہوتا ہے، شارع نہی کے ذریعہ اس کو ظاہر کردیتا ہے۔

نہی فساد کا تقاضا کرتا ہے۔

نہی میں صفت قبح موجود ہوتی ہے۔ اس میں فقہاء اور متکلمین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہی فساد کا تقاضا کرتا ہے۔

امام الحرمینؒ لکھتے ہیں:

النھی استدعاء الترک بالقول ممن ھو دونہ علی سبیل الوجوب، ویدل علی فساد المنھی عنہ۔ ۱۶؎

نہی اپنے سے کم تر کو علی سبیل الوجوب ترک کرنے کا حکم دینا ہے اور یہ

منہی عنہ کے فساد پر دلالت کرتا ہے۔

نورالانوار کے مصنفؒ لکھتے ہیں:

انه يقتضى صفة القبح للمنهى عنه ضرورة حكمة الناهى، والحكيم انما ينهى عن الفحشاء والمنكر۔ ۱۷؎

نہی، منہی عنہ کے لیے صفتِ قبح کا تقاضا کرتی ہے، اس لیے کہ نہی کرنے والے کی حکمت بدیہی ہے اور حکیم بے حیائی اور بری باتوں سے روکتا ہے۔

علامہ جصاصؒ لکھتے ہیں:

هذا مذهب السلف وفقهاء الأمصار، لانعلم أن احدًا منهم قال: ان النهى لايدل على فساد۔ ۱۸؎

یہ سلف کا مذہب ہے اور فقہاء امصار کا بھی۔ ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کسی نے کہا ہو کہ نہی فساد پر دلالت نہیں کرتا۔

ابو اسحاق الشیرازی: فرماتے ہیں:

النهى يدل على فساد المنهى عنه۔ ۱۹؎

نہی، منہی عنہ کے فساد پر دلالت کرتا ہے۔

جس چیز سے روکا گیا ہے اگر اس کے اندر فساد نہ ہو تو شارع اس سے کیوں منع کرے گا؟ لہٰذا اس امر پر اتفاق ہے کہ نہی، منہی عنہ کے فساد پر دلیل ہے۔

خلاصۂ بحث

نہی اور اس سے متعلق مباحث کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے:

☆ لغت میں نہی کے معنی منع کرنے اور روکنے کے ہیں۔

☆ علماء اصول کی اصطلاح میں نہی کے معنی اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر دوسرے کو 'لاتفعل' کہنا ہے۔

☆ 'لاتفعل' سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ مراد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ صیغہ مراد ہوتا ہے جو 'کف' (ممانعت) پر دلالت کرے۔صیغۂ امر کی طرح صیغۂ نہی بھی خاص ہے، کیوں کہ صیغۂ نہی ایسا لفظ ہے جو معنی معلوم یعنی تحریم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

☆فعل امر کی طرح فعل نہی کا استعمال بھی ایک سے زائد معنوں میں ہوتا ہے، مثلاً تحریم کے لیے، نصیحت کے لیے، شفقت کے اظہار کے لیے، کراہت کے لیے اور انجام وغیرہ کے بیان کے لیے۔

☆ نہی کے حقیقی استعمال کے ضمن میں علمائے اصول کے درمیان اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک نہی کراہت میں حقیقت ہے اور بعض کے نزدیک کراہت اور تحریم میں مشترک ہے، لیکن جمہور فقہاء کے نزدیک 'نہی' کا استعمال تحریم میں حقیقت ہے۔

☆ نہی کی دو اقسام بیان کی گئی ہیں: افعال حسیہ میں نہی اور تصرفات شرعیہ میں نہی۔اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔

☆ نہی میں صفتِ قبح موجود ہوتی ہے۔اس میں بھی فقہاء اور متکلمین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

☆جس چیز سے روکا گیا ہے، اگر اس کے اندر فساد نہ ہوتو شارع اس سے کیوں منع کرے گا؟ لہٰذا اس امر پر اتفاق ہے کہ نہی، منہی عنہ کے فساد پر دلیل ہے۔

حواشی و مراجع

۱۔ بخاری، عبدالعزیز بن احمد، کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البزدوی، دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۷، ج ۱، ص ۳۷۶۔

۲۔ حوالہ سابق

۳۔ سرخسی، محمد بن احمد، اصول السرخسی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۳ء، ج ۱، ص ۹۵۔

۴۔ قرافی، شہاب الدین، تنقیح الفصول، دار الفکر، عمان، ۲۰۰۸ئ، ص ۴۳۔

۵۔ غزالی، محمد بن احمد، ابوحامد، المستصفی فی الاصول، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۳ئ، ص ۲۰۲۔

۶۔ کشف الاسرار، ج ۱، ص ۳۷۴ ۷۔ حوالہ سابق

۸۔ اصول الشاشی، ص ۱۶۵

۹۔ ملا جیون، نور الانوار شرح رسالۃ المنار، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، ۲۰۰۸ئ، ج ۱، ص ۱۷۵ تا ۱۸۰۔

۱۰۔ تنقیح الفصول فی الاصول، ص ۴۶۔ ۱۱۔ اصول الشاشی، ص ۱۶۵۔

۱۲۔ سکروڈوی، جمیل احمد، مولانا، قوت الاخیار شرح اردو نور الانوار، المیز ان، لاہور، ۲۰۰۴ئ، ج ۱، ص ۳۲۵۔

۱۳۔ الحلبی، ابن حبیب، مختصر المنار، دار صادر، بیروت، ۲۰۰۶ء، ص ۷

۱۴۔ حوالہ سابق ۱۵۔ نور الانوار، ج ۱، ص ۱۷۵ تا ۱۸۰

۱۶۔ الجوینی، امام الحرمین، الورقات فی اصول الفقہ، مکتبۃ الوداعی، صنعائ، ۲۰۱۰ئ، ص ۳۰

۱۷۔ نور الانوار، ج ۱، ص ۱۷۶ تا ۱۸۱

۱۸۔ الجصاص، احمد بن علی الرازی، الفصول فی الاصول، وزارۃ الاوقاف والشیون الاسلامیۃ، الکویت، ج ۲، ص ۱۷۶

۱۹۔ الشیرازی، ابو اسحاق ابراہیم بن علی، اللمع فی اصول الفقہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۸۵ء، ص ۱۲۔

توحید اور قیامِ عدل

مولانا محمد جرجیس کریمی

توحید کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے، جس پر ایمان لانے سے انسانی زندگی میں نظم، توازن اور اعتدال پیدا ہوتا ہے اور اس پر ایمان نہ لانے سے وہ بد نظمی، بے اعتدالی اور فساد کا شکار ہو جاتی ہے۔

پیش نظر کتاب چار مباحث پر مشتمل ہے، جن میں عقیدۂ توحید کی وضاحت کی گئی ہے، انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اعتدال و توازن کے اثرات بیان کیے گئے ہیں، نیز عقیدہ توحید سے محرومی اور شرک والحاد میں آلودگی کے نقصانات اور افکار و خیالات پر پڑنے والے اثرات کا عالمانہ جائزہ شامل ہے۔

صفحات: ۹۲ قیمت: ۵۰